جہانِ تازہ

ف۔ر۔ی

کوئی پاگل ہے......؟

اللہ تعالیٰ کی زمین پر بگاڑ اور فساد کا بنیادی سبب ناانصافی، ظلم وزیادتی اور عدل سے روگردانی ہے۔ وسائل کی غلط اور غیر منصفانہ تقسیم، عہدے کا ناجائز استعمال اور اپنی حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ظلم وزیادتی، یہ سب عناصر مل کر بدامنی، فساد، خانہ جنگی جیسے حالات جنم دیتے ہیں۔ ابھی گذشتہ دنوں کراچی اور لاہور میں پے در پے ڈاکوؤں کو مارنے اور زندہ جلانے جیسے نامناسب اور غیر اخلاقی واقعات ہوئے ہیں۔ ان کا ایک سبب عدل وانصاف کا نہ ہونا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کون پولیس کی تفتیش کی بھول بھلیوں میں الجھتا رہے۔ کون عدالتوں میں نسل در نسل فیصلے کا انتظار کرے۔ ان سب سے بڑھ کر اتنا سرمایہ کہاں سے لایا جائے کہ ایک معمولی سا مقدمہ عدالت میں زیر سماعت لایا جاسکے کیونکہ وکیل کے منشی سے لے کر عدالت کے اردلی سے بھی اوپر تک روپیہ ہی انسان کے لیے وسیلہ ظفر ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہر حالت میں ہر کسی کے لیے عدل وانصاف کا حکم دیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقوام سابقہ کی تباہی وبربادی کے اسباب میں سے ایک سبب ناانصافی کو بھی قرار دیا تھا کہ ان حاکموں، ججوں اور پنچایت کے کھڑپینچوں کے فیصلے عدل وانصاف سے نہیں بلکہ ذاتی پسند ناپسند یا مجرم کی حیثیت کو مدنظر رکھ کر کیے جاتے تھے۔

اللہ مالک الملک کو یہ نظام اور طریقہ پسند نہ آیا تو اسی وحدہ لاشریک خالق ومالک نے ساری کی ساری قوم ہی تباہ وبرباد کرڈالی اور ان پر ایسا عذاب نازل فرمایا کہ وہ قیامت تک کے لیے نمونہ عبرت بن گئی۔ (قوم کو شاید سزا اس جرم کی ملی کہ وہ اس ناانصافی کو نہ صرف قبول کرتی رہی بلکہ اُف تک کہنے کی بھی ہمت نہ کرپائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. اعاذنا اللہ منہ. اللھم لا تجعلنا منھم)۔

یہ ناانصافی کبھی افراد کرتے ہیں اور کبھی اداروں سے سرزد ہوتی ہے۔ ایسی ہی ایک ناانصافی آئینی پیکج کے نام پر پارلیمنٹ سے کروانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ آئینی پیکج کی جو صورت

سامنے آئی ہے اُس کے مطابق تو قوم کی تقریباً 15 ماہ کی محنت' کوشش کا نتیجہ سوائے ایک سراب کے کچھ بھی برآمد نہ ہوگا۔ ایک ایسے ادارے کا سربراہ جس کی ذمہ داری ہی لوگوں کو عدل وانصاف فراہم کرنا اور ظالم کے ظلم سے بچانا اور زور آور کی زیادتی سے محفوظ رکھنا ہے' اُسے محض اس لیے ناانصافی کا سامنا کرنا پڑے کہ وہ کئی چہروں کے لیے ناقابل قبول ہے' تو اس سے بڑھ کر زیادتی کیا ہوسکتی ہے؟

چیف جسٹس آف پاکستان چودھری افتخار کا جرم صرف یہی تھا کہ اُس نے ظالم کے مقابلے میں مظلوم کی حمایت کی۔ پرویز مشرف کی آمریت اور جبر وقہر کے مقابلے میں عوام اور سیاسی جماعتوں کو ریلیف دیا' جس کا سب سے زیادہ فائدہ بھی حکمران اتحاد کی دو بڑی سیاسی جماعتوں نے اٹھایا اور ان میں سے بھی پیپلز پارٹی نے کچھ زیادہ اور زرداری اینڈ بھٹو خاندان نے جی بھر کر۔ اگر چودھری افتخار نے اپنی ملازمت' سہولتیں' آرام' پروٹوکول حتیٰ کہ اپنی اور اپنے بچوں کی زندگی داؤ پر لگا کر ایک ''ناں'' نہ کی ہوتی تو شاید زرداری صاحب آج بھی دبئی کی قہر آلود گرمی میں ہی اے سی کی ٹھنڈی ہوا سے دل بہلا رہے ہوتے اور نواز شریف بھی سات سمندر پار ہی اے پی سی اور پریس کانفرنس کے ذریعے سیاست کا شوق پورا کر رہے ہوتے۔ جس شخص نے اپنا سب کچھ قربان کر کے ایک آمر مطلق کی رعونت پہ نہ صرف خاک ڈالی بلکہ اُسے ڈھلوان سے بھی لڑھکا دیا' آج آئینی پیکج کے نام پر اُسی کے پر کاٹنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ کہیں اختیارات میں کمی کی جارہی ہے' تو کہیں مدت ملازمت کم کر کے قبل از وقت ریٹائر کرنے کے منصوبے تراشے جارہے ہیں۔ شاید من حیث القوم یہ ہمارا مزاج بن گیا ہے کہ ہم کسی مخلص کے خلوص کا مذاق اڑا کر تسکین محسوس کرتے ہیں اور کسی محسن کے احسان کے بدلے میں اذیت دینے کو اپنے کمالات کی معراج سمجھتے ہیں۔

بھلے مانسو! سوچو تو سہی جو شخص آپ کی چودھراہٹ' حکومت' عہدے اور آپ کی سہولت کے لیے اپنے آرام' سکون' بھوک پیاس حتیٰ کہ اپنے بیوی بچوں سے جدائی تک کی پرواہ نہیں کرتا' آپ اگر اس کی حوصلہ افزائی نہیں کر سکتے' اس کی خدمات کا صلہ نہیں دے سکتے تو کم از کم اس کی حوصلہ شکنی تو نہ کریں۔ اس کا دل تو نہ دکھائیں۔ اس کے اختیارات اور سہولتوں میں کمی کر کے اسے اذیت تو نہ دیں۔ کتنے ایسے لوگ ہیں کہ جن کے لیے انسان اپنا سب کچھ قربان کر دیتا ہے اور وہ بڑی بے نیازی سے اس کے خلوص کا یہ کہہ کر مذاق اڑاتے ہیں کہ ''شاید تو اس خدمت کو بوجھ سمجھتا ہے۔'' کتنے ایسے لوگ یہ کہہ کر ذہنی اذیت دیتے ہیں کہ ''تجھ اپنی ملازمت بچانے کے لیے یہ سارا کچھ کر رہے ہیں۔'' الغرض جتنے منہ اتنی زبانیں اور باتوں کا اندازہ آپ خود لگالیں۔

کیا ان باتوں سے اُس شخص کی حوصلہ شکنی نہیں ہوگی؟ اس کو ذہنی کوفت نہیں ہوتی؟ جس نے

اپنے عہدے' ملازمت سمیت دنیا جہان کی تمام آسائشیں قربان کر دیں۔ جناب زرداری سوچیے یہ حکومت تو ہمیشہ نہیں رہے گی اور نہ ہی ہمیشہ "این آر او" جاری ہوا کریں گے۔ آپ نے کل کلاں پھر عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہونا ہے کہ پیپلز پارٹی کا خمیر ہی کرپشن اور لوٹ مار سے اٹھایا گیا ہے اور یہ اس کا ارتکاب کر کے اپنے آپ کو عدالتوں کے رحم و کرم پر چھوڑیں گے۔ ان شاء اللہ۔

اگر تو عدالت کی کرسی پر کوئی جرات مند' عدل پسند جج ہوا تو وہ عدل و انصاف سے فیصلہ کرے گا۔ اگر آپ حقدار ہوئے تو تمام تر حکومتی جبر و قہر کا مقابلہ کرتے ہوئے آپ کو ریلیف دے گا اور اگر اس کرسی آپ کے دیئے ہوئے آئینی پیکج کی کوکھ سے جنم لینے والا کوئی سورج مکھی کا پھول سجا دیا گیا تو پھر انجام آپ خود تصور کر لیں کہ لوگ کہتے ہیں آپ کافی میچور ہو چکے ہیں۔

عزیز قارئین! اگر آج افتخار چودھری کو اس کا حق نہیں ملتا اور اس کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ازالہ نہیں ہوتا' آئندہ اس منصب پر آنے والا کوئی بھی شخص پاگل تو نہیں کہ وہ کسی بے وفا اور بے مروت کے لیے عدل و انصاف کی خاطر وقت کے حکمران سے ٹکر لے اور اس کی مخالفت کرے۔ کیونکہ وہ ایک دفعہ نہیں ہزار بار چودھری افتخار اور آصف زرداری کو یاد کرے گا اور سوچے گا کہ اگر مصیبت کے وقت کسی نے میری پشت پر کھڑا نہیں ہونا اور مجھے انصاف نہیں دلانا تو یہ سارے جائیں بھاڑ میں۔ ان کی خاطر میں اپنا اور اپنے بچوں کا مستقبل کیوں برباد کروں؟ اس لیے حکمرانوں کے تیور دیکھ کر انہیں مزید شکنجے میں کسو تا کہ بادشاہ وقت خوش اور آپ کی نوکری پکی ہو۔ کیونکہ ہمارے ہاں عہدے' مراعات اور سہولتوں کی تقسیم اور حصول کا معیار ہی خوشامد اور چاپلوسی ہے۔ جو جتنا بڑا "جھولی چک" ہوگا' اتنے بڑے اعزاز کا حقدار ٹھہرے گا۔ خدمت' خلوص اور ہمدردی جیسی نامانوس اشیاء کسی اور معاشرے کی سوغات ہوں گی۔ ہمارے شہر میں اس کا کیا کام؟

جناب زرداری یاد رکھیے بقول شخصے...... "کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو کسی حال میں بھی چھوڑا نہیں جا سکتا۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو بھلائی' وفاداری' حسن تعلق' قدردانی' لوگوں سے محبت' حسد سے گریز' کسی کو تکلیف پہنچانے سے اجتناب اور اپنے دوست احباب کے کام آنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ خواہ انہیں اس کے لیے بہت تکلیف اٹھانی پڑے۔"

اس لیے حکمرانو! اگر اپنی نسلوں کا مستقبل محفوظ کرنا چاہتے ہو تو ناانصافی اور ظلم و زیادتی سے باز آ جاؤ اور حقدار کو نہ صرف اس کا حق دو بلکہ اس کی خدمات اور قربانیوں کی قدر کرو کہ عدل و انصاف کی وجہ سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ تمہاری دستگیری فرمائے گا۔ ورنہ تاریخ تو اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے اور قانون الٰہی بھی ہے۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس. وما علینا الا البلاغ المبین.